UNIVERSAL LIBRARY

OU_232748

UNIVERSAL LIBRARY

وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

# مسائل وہابیان گستاخ

۱۲۹۷ھ

در مطبع افضل المطابع سعید الاخبار طبع شد

١٩٩٧ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ خاتم النبیین شفیع المذنبین بالیقین سیدنا
مولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بعد حمد و صلوٰۃ کے سعید الدین حسین نام مشہور بچودھری
میاں جان المتخلص سعید حسین حنفی اہل اسلام گزارش کرتا ہے کہ ان دنوں اس ملک کے
میں فرقہ وہابیہ کلمات گستاخی واہانت شان ائمہ واولیا وحضرات انبیا بلکہ جناب
سید الانبیا افضل جمیع مخلوقات خدا شفیع روز جزا حضرت خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بڑی زبان درازی و بیباکی کے ساتھ مجامع مجالس میں بلا خوف
لاتے ہیں تا بحدیکہ نوبت گستاخی کی طرف جناب حضرت حق سبحانہ کے پہونچاتے ہیں اسیطرح
طرح کی مسائل مخالف اسلام دین کے عقائد و فقہ میں مشہور کرکے اہل اسلام کو عموماً اہل سنت
کثیر تقلید کو خصوصاً کافر و مشرک بدعتی بے ایمان بتلاتے ہیں مگر کبھی وقت مناظرہ کے جان کے
دیکھ کہ بعضی کو صاف انکار کر جاتے ہیں لہذا حسب خواست احباب دینی کے واسطے نفع برادران اسلام
یہ رسالہ مختصرہ مسمی بہ مسائل وہابیان گستاخ کہ نام تاریخی ہے بطور فہرست جمل مسائل
وہابیہ کے لکھا گیا اور حوالہ انکے رسائل کا کیا گیا ؁

# کیفیت ظہور فرقہ وہابیہ نجدیہ قرن الشیطان و شیوع آن فتنہ در ہندوستان

مذہب فرقہ وہابیہ عبارت ہے اتباع و معتقدین عبد الوہاب نجدی سے جنہوں نے اہل سنت کو بلکہ
جمیع اہل اسلام کو عموما مشرک اور اپنے کو موحد ٹھیرا کر ایک مذہب جدید اگلے بد مذہبون کی باتون
سے جمع کر کے اپنی طرف سے گھڑ کر نکالا تھا پھر بعد مرنے عبد الوہاب نجدی کے اوسکی اتباع نے اہل
حرمین شریفین کو مشرک ٹھیرا کر ملک نجد سے خروج کر کے بڑا ظلم و تغلب میں شریفین پر
تسلط پا کر فساد مچایا تھا اور علماء حرمین شریفین و مصر و روم و شام نے اون شیاطین کو
گمراہ بتلایا اور خارج از مسلمین ٹھیرایا یہانتک کہ بحکم سلطان روم و مصر کے اونپر جہاد ہوا
اور وہ ہلاک ہو گئے مختصر یہ حال ہے جو اب تمام اہل اسلام پر ظاہر ہے تفصیل سے لکھنے کی حاجت نہیں
مگر چونکہ رسالہ ہدایۃ المبتدعین میں مولوی امیر حسن سہسوانی نے بنا بر مولوی عبد الجبار
سہسوانی کے اسکا انکار کیا ہے اور وہابیہ و عبد الوہاب کی تعریفین لکھی ہین اور اونکی بے ادبی اور شرارت
ظلم و فساد و بد مذہبی سے دعوی کیا ہے لہذا اونکی اسکات و الزام کے واسطے ایک سند معتمد کا بیان
در کار تھا سب معلوم ہوا وہ یہ کہ اوسی رسالہ ہدایۃ المبتدعین مین کتاب رد المحتار شرح
در مختار سے سند پکڑی ہے اور اسکو کتب معتبرہ مین داخل ٹھیرایا ہے اور مولوی امیر حسن سہسوانی
کے اوستاد میان بشیر الدین قنوجی اور اونکے اوستاذ الاستاذ میان نذیر حسین دہلوی بھی
اوسکی اپنی کتابون مین سند لاتے اور تعریفین کرتے ہین اوسمین بھی بالاجمال وہابیہ کی بد مذہبی
و فساد کا حال اسطرح مرقوم ہے کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین

خرجوا من نجد وتغلبوا على الحرمين وكانوا ينتحلون مذهب الحنابلة
لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشركون
واستباحوا بذلك قتل اهل السنة وقتل علمائهم حتى كسر الله شوكتهم
وخرب بلادهم وظفر بهم عساكر المسلمين عام ثلث وثلثين
ومائتين والف انتهى باب البغاة جلد سوم مطبوعہ مصر صفحہ ۳۰۹ - اور اگر آپ لوگ
وغیرہ کسی علت سے کتاب رد المحتار کو بھی اعتبار اور اوسکے مصنف کو بدمذہب قرار دینے
اور اپنی بات سے منحرف ہوجائیں اور کسی شخص خارج از اسلام کی سند چاہیں تو تواریخ انگلستان
کو دیکھیں کہ اونمیں بھی وہابیہ کے ظلم و فساد کا اور قتل اہل حرمین شریفین کا حال مذکور ہے
بالجملہ یہہ حال ہے عرب کے وہابیہ کا ہندوستانمیں مولوی اسمعیل دہلوی نے برخلاف
تمام اکابر علما و اولیاء سابقین اور برخلاف اپنے بزرگون کے جیسے شاہ عبدالعزیز صاحب
و شاہ رفیع الدین صاحب و شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبدالرحیم صاحب کے بہ اتباع وہابیہ نجدیہ
مسلمانونکو کافر و مشرک و بدعتی و بے ایمان ٹہیرانیکے لئے تقویۃ الایمان و ایضاح الحق
وغیرہ نامہ رسائل لکہے اونکے خاندان کے اکابر علمانے مانند مولوی مخصوص اللہ و
مولوی محمد موسی صاحبان وغیرہم کے اونکی گمراہی کے بیان اور اونکے رد مین رسائل لکہے
اسیطرح دوسرے علماء دہلی و لکہنو و کانپور و رامپور و بدایون و بریلی و گجرات و مدراس و حیدرآباد
و بمبئی وغیرہ کے صدہا اکابر علمانے تقریرًا و تحریرًا اونکا رد و ابطال کیا پہر بعد ہلاک
ہونے مولوی اسمعیل دہلوی کے بہی متبعین مولوی اسمعیل نے جو اور رسائل بتائید تقویۃ الایمان

وغیرہ مخالف اہل سنت کے لکھے اور لکھتے ہین علماء اہل سنت وجماعت ہندوستان نے
ہر ایک کا رد کیا اور کرتے ہین اور پھر جب مسائل اسماعیلیہ کا استفسار و استفتا ر
سلماء حرمین شریفین سے کیا گیا ہمیشہ وہان سے بھی فتوی انکی گمراہی و تکفیر کے آتے
رہے اور آتے رہتے ہین چنانچہ اسماعیلیہ کے رد کی اکثر کتابین اور فتوی مبئی اور کلکتہ
اور مدراس و بنگلور و دہلی و کانپور و لکھنو وغیرہ کے چھپے ہوئے معروف و مشہور ہین –
اب مسائل مذہب وہابیہ اسماعیلیہ کے اونکی کتابون سے لکھے جاتے ہین اور بالاجمال
اونکی مخالفت اہل سنت وجماعت سے بیان کیجاتی ہے وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ
اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۔ **پہلا مسئلہ** حق سبحانہ کو منزہ سمجھنا جہت و مکان سے
بدعت و گمراہی ہے – یہہ مسئلہ ایضاح الحق مولفہ مولوی اسماعیل کے صفحہ ۳۶ مطبوعہ
افضل المطابع سے ظاہر ہے **فائدہ** تحفہ اثنا عشریہ مین ہے حق تعالی امکانی نیست و او را
جہتی از فوق و تحت متصور نیست و ہمین ست مذہب اہل سنت وجماعت الخ **دوسرا مسئلہ**
حق سبحانہ کے واسطے ہاتھ اور موہنہ اور صورت وغیرہ ثابت کرنا حق ہے اور اوسکو منزہ
اور پاک سمجھنا ایسی چیزون سے اور لفظ ید و وجہ وغیرہ کا جس جگہہ قرآن و حدیث مین آیا ہے
اوسکو مأوّل جاننا یا متشابہ قرار دینا گمراہی ہے اور داخل کرنا حق سبحانہ کی تنزیہ کا
جسم و صورت وغیرہ سے عقائد مین بدمذہبی اور بدعت ہے یہہ مسئلہ جناب نواب صدیق حسنخان صاحب
بہادر کی تصنیفات سے مانند رسالہ الاحتوا علی مسئلۃ الاستوا کے جو مطبع گلشن [illegible]
مین چھپا ہے اور دوسرے رسائل سے ظاہر ہے اور مولوی بشیر الدین قنوجی نے بھی اپنے رسائل مین

اسی کی تائید کرتی ہے اور مولوی اسماعیل کے رسالہ انتخاب العلم سے بھی یہی مذہب ظاہر ہوتا ہے
فائدہ تحفۂ اثنا عشریہ میں ہے عقیدۂ دوازدہم باری تعالی را جسم نیست و طول و عرض
و عمق ندارد و در وی شیعہ کہ صفات نقص مستحیل اور بیان مذاہب شیعہ میں لکھا ہے سالمیہ
گویند کہ جسمی است بر صورت انسان و چہرہ و گوش و بینی و دہن و دست و پا ثابت کنند الخ
اور شرح عقائد وغیرہ سے بھی پاک ہونا حق سبحانہ کا ایسی چیزوں سے اہلسنت کے نزدیک
امر باطل ہے اسکے خلاف کا ظاہر ہے تفسیر اس مسئلہ کذب بشر کا محال نہیں ہے
اور قدرت بشری شان افعال ہے پس یہی حال حق سبحانہ کا ہونا چاہیے ورنہ قدرت انسانی
قدرت ربانی سے زیادہ ہو جائیگی یہ عقیدہ رسالہ یکروزی مولفہ مولوی اسمعیل
مطبوعہ حاشیہ ایضاح الحق صفحہ ۲ سے ثابت ہے فائدہ قیاس حق سبحانہ کا انسان پر کرنا
اور اس دلیل سے امکان اسکے عیب نقصان کذب کا ثابت کرنا ایسا ہی ہے جیسا نصاری
امکان زوجہ و ولد کا واسطے حق سبحانہ کے او قادر ہونا اوسکا اتخاذ زوجہ و ولد پر دعوی
کرتے ہیں غرض حق سبحانہ کے نقائص و معائب قبائح کے امکان کا دعوی کرنا اور
اتخاذ زوجہ و ولد خودکشی وغیرہ اور معائب پر جن پر بشر قادر ہے اس دلیل سے
حق سبحانہ کو قادر کہنا پیروی نصاری اور ہنود کی ہے اور اس مقام پر حاجت عدم تکرار
اہلسنت کی نہیں ہے کہ مولوی حیدر علی ٹونکی نے بھی رسالہ کلام الفاضل میں کفر ہونا
اس عقیدہ کا مسلم رکھا ہے مقام تعجب ہے کہ خود مولوی اسماعیل اور تمام علماء اسماعیلیہ محالات
ممتنعات عقلیہ کو مثل اجتماع النقیضین و ارتفاع النقیضین وغیرہ کے قدرت حق سبحانہ

خارج بتاتے ہین پہر باینہمہ عیوب و نقائص حق سبحانہ کو مثل کذب وغیرہ کے داخل
قدرت ٹھیرانا اور جو مقدور بتانے اوسکو کافر و گمراہ کہنا جیسا مذہب اسمٰعیلیہ کا ہی
محض جہالت و ضلالت ہے چوتھا مسئلہ قراءت سبعہ قرآن مجید کی جو متواترہ کہلاتی
ہین وہ متواتر نہین ہین اونکے اختلافات کو متواتر سمجھنا باطل ہے یہہ مسئلہ رسالہ
اکسیر فی اصول التفسیر مولفہ جناب نواب صدیق حسنخان صاحب بہادر مطبوعہ کانپور سے ثابت ہے
صفحہ ۳۴ مین ہی و احدی بتواتر ہر واحد از سبعہ نزد فرقہ تا بالعشرہ چہ رسد الخ اور یہی مذہب
ذریت مولوی امیر حسن سہسوانی کا ہی چنانچہ مولوی امیر احمد و مولوی عبد الباری نے رسالہ
تنزیہہ الفرقان کی جو تعریف و تقریظ بڑی شد و مد سے لکھی ہے اوس کتاب مین بھی
یہی مسئلہ مندرج ہی **فائدہ** اہل سنت کے نزدیک ساتون قراتین اور اون قراتون کے
اختلافات متواتر ہین شرح مسلم وغیرہ سے بخوبی ظاہر ہے **پانچوان مسئلہ** قرآن شریف کے
سمجھنے کے لئے اور اوسکی تحقیق کے واسطے علم کی ضرورت نہین یہہ عقیدہ شروع تقویۃ الایمان
سے ثابت ہی **فائدہ** اہل اسلام کے نزدیک علوم عربیت کی اور علم ناسخ و منسوخ اور علم مجمل
و مفسر کا اور علم حقیقت و مجاز کا اور سوا اسکے اور بہت علوم واسطے تحقیق قرآن شریف کے
درکار ہین کتب تفاسیر وغیرہ سے ثابت ہی **چھٹا مسئلہ** تحقیر و تصغیر و استخفاف و اہانت
کرنا شان انبیاء کرام علیہم السلام کی اور ایسے الفاظ لکہنا جنسے تحقیر و بیقدری و چھٹائی
اون حضرات کی پائی جاوے بیان مقام محمدی و بڑائی حق سبحانہ مین اجب وغیرہ سے یہہ
مسئلہ کتاب تنبیہ الغافلین مطبوعہ دہلی مین مذکور ہے اور مولوی اسمٰعیل وغیرہ نے

جو اپنی تصانیف میں کلمات گستاخی کے لکھے ہیں اونکا بھی جواب ٹھیر الیا ہو اب اس مقام پر چند مثالیں تصغیر و تحقیر و استخفاف و اہانت کی جو اسمٰعیلیہ کیا کرتے ہیں بطور مشتی نمونہ از خروارے اونکے اظہار کرتے ہیں لینا چاہیے مثال اول باوجودیکہ کتب حدیث و فقہ میں تصریح ہے کہ نماز میں وقت پڑھنے التحیات کے نزدیک السلام علیک ایہا النبی کے اپنے دلمیں تصور ذات حضور سرور عالم کا حاضر کرے اور اس لفظ کو بطور انشا کے اپنے طرف سے پڑھے نہ بطور حکایت کے باین ہمہ اسمٰعیلیہ تصور و خیال جناب رسالتمآب حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو نماز میں اپنی شقاوت سے معاذ اللہ بدتر تصور گاؤ خر کے لکھتے ہیں خود مولوی اسمٰعیل دہلوی نے بھی اسی مثال خبیث کو لکھا ہے مطبوعہ میرٹھ صفحہ ۹۵ میں موجود ہے مثال دوم اسمٰعیلیہ حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور جمیع انبیاء کرام کو ساتھ بڑے بھائی کے تعبیر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اونکی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجیے کہ ہم اور وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز یہہ دعوی بھی خود مولوی اسمٰعیل نے کیا او تقویۃ الایمان میں لکھا ہے مثال سوم اسمٰعیلیہ کہتے ہیں کہ انبیاء و اولیاء خدا تعالیٰ کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں یہہ گستاخی تقویۃ الایمان میں ان لفظوں سے چھاپی گئی اور یہہ یقینی جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ تعالےٰ کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے اور دوسری جگہہ اسطرح اشارہ تعریف کی ہمارا جب خالق اللہ تعالےٰ ہی اور اوس نے ہمکو پیدا کیا ہے تو ہمکو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کاموں پر اوسیکو پکارین اور کسی سے ہم کو کیا کام جیسے کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے

ہر کام کا علاقہ اُسی سے ہو کہتا ہی دوسرے بادشاہ نہین کہتا اور کسی چوڑہی چمار کا تو کیا ذکر ہی مثال
چہارم اسماعیلیہ کہتے ہین کہ القاب انبیا علیہم السلام کے جیسے خلیل اللہ حبیب اللہ صرف ظاہری
مجازی ہین حقیقی و معنوی حقیقت مین غلامی کی حد سے کوئی نہین بڑہ سکتا ہی تقویۃ الایمان مین
بہی لکہا ہی وہ مالک الملک اپنے بندونکو بہتیرا ہی نوازے اور کسیکو حبیب اللہ اور کسیکو خلیل اور کسیکو کلیم اللہ
کسیکو روح اللہ کا خطاب بخشے اور کسیکو رسول کریم اور مکین اور روح القدس روح الامین فرماوے مگر پہر مالک
مالک ہی اور غلام غلام کوئی بندگی کے رتبہ سے قدم باہر نہین کہہ سکتا اور غلامی کی حد سے زیادہ
نہین بڑہ سکتا **فائدہ** اہل اسلام کے نزدیک یون لنا ایسے کلمہ کا جس سے تصغیر و تحقیر و استخفاف و اہانت
شان آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یا دیگر انبیاء کرام کی صراحۃً یا اشارۃً لازم ہوتی ہو بالاجماع مستلزم
کفر ہی اور جو اس امر کو کفر نجانے وہ بہی کافر ہی چنانچہ حاشیہ شرح وقایہ و دیگر کتب فقہ و حدیث مین اسکی
تصریح ہی اور جس لفظ سے کچہہ بہی بے ادبی لازم آتی ہو اوسکو اپنی طرف سے کہنا اور لکہنا جائز نہین گرچہ
کسی آیت یا حدیث مین ایسا لفظ متشابہ ہو جسکا ظاہر ہی چاہی مدارج النبوۃ وغیرہ مین ائمہ دین نے اسکی بہی تصریح
فرمادی ہی کہ ایسی آیات و احادیث سے استدلال کرنا اس امر پر ہرگز جائز نہین کہ وہ متشابہات کی قبیل سے
ہین **ساتوان مسئلہ** خاتم النبیین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ختم نبوت کو اجماعی سمجہنا چاہیے بلکہ
ایک مسئلہ اتفاقی اہل اسلام کا ہی یہہ عقیدہ ذریت مولوی امیر حسن سہسوانی کا ہی رسالہ نصر المومنین
مطبوعہ کانپور صفحہ ۱۲ مین مصرح ہی **آٹھوان مسئلہ** آیت خاتم النبیین سے ثبوت آپکے آخر نبیین ہونیکا
قطعی ہی یقینی و قطعی یہہ عقیدہ بہی نصر المومنین صفحہ ۱ سے ظاہر ہی **فائدہ** اہل اسلام کے نزدیک
ختم نبوت آپکی قطعی یقیناً بالاجماع ثابت ہی جو آپکو آخر الانبیا نجانے وہ کافر منکر ضروریات دین خارج از

مسلمین کے نواں مسئلہ یہ حاصل ہونا نبوت کا دوسرے کو بعد حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے
ممکن ہے یہ مسئلہ رسالہ تحذیر الناس مولوی محمد قاسم کا ظاہر ہے فائدہ اہل اسلام کے نزدیک حاصل ہونا نبوت
بعد حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے کو ممکن نہیں بلکہ بعض ائمہ دین نے تو یہ لکھا ہے کہ
بطریق قائل وقوع نبی کا بعد حضرت خاتم النبیین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے خواہ زمانہ ماضی خواہ زمانہ حال
خواہ استقبال میں کافر ہے اور بطریق قائل تجویز و امکان نبی کا بھی بعد حضرت خاتم النبیین کے کافر ہے امام
تورپشتی نے معتمد میں لکھا ہے آنکس کہ گوید کہ بعد از وی نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود و آنکس
نیز کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر است این است شرط درستی ایمان بخاتم انبیا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
الخ دسواں مسئلہ حضرت عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو منزہ سمجھنا مثل و مساوی سے کمالات و صفات مخصوص میں
اور افضل جاننا جمیع مخلوقات سے باطل ہے کیونکہ چھ مثال آپکے جو مساوی فی المرتبہ آپکی ماہیت و صفات
کمال میں ہیں عالم میں موجود و متحقق ہیں یہ عقیدہ تو یہ مولوی امیر حسن سہسوانی کا ہے رسالہ [illegible]
صفحہ پر سات مثل کے موجود ہونیکا قائل ہے پھر مولوی امیر احمد ایک مثل کم کرکے چھ مثل کے قائل ہوئے
چنانچہ رسالہ اثر احمدیہ میں کہی انکا اقرار ہے فائدہ اہل اسلام کے نزدیک یہ عقیدہ محض کفر ہے جناب رسالتماب
آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بیشک بے مثل و افضل جمیع مرسلین و انبیا اور اکمل تمام مخلوقات سے بعد خدا کے ہیں
ہے بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ابتدا اسکی ہند سے لیکر عرب تک فتوے اونکی تکفیر کے چھپ کر
شائع ہو گئے تا آنکہ مولوی عالم علی صاحب مراد آبادی و مولوی عبد الرحمن صاحب پانی پتی جنکا مستند
مسلم ہونا بداہۃ المبتدعین سے ظاہر ہے اور مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی و جناب نواب صدیق حسن خان
صاحب بہادر اور مولوی مسعود صاحب نقشبندی دہلوی [illegible] پیشوایان مولوی امیر حسن سہسوانی نے بھی تکفیر کی

مگر انکا اپنے رسالون اور قیود مین ثابت کی ہے گیارہوان مسئلہ عصمت مصطلحہ یعنی
محافظت ضروری لابدی کا مانند محافظت انبیا کے واسطے غیر نبی کے ثابت کرنا خلاف شرع نہین ہے
اور عصمت کو خاصہ انبیا علیہم السلام کا پہیرانا باطل ہے دیکہو صراط المستقیم صفحہ ۳۱ مطبوعہ
میرٹہہ مین ظاہر ہے اور مولوی اسمعیل صاحب کی [illegible] مولوی بشیر الدین صاحب قنوجی نے اسکی تائید کی ہے **فائدہ**
اہل سنت کے نزدیک عصمت خاصہ انبیا کا ہے یعنی محافظت ضروری لابدی کا مثل محافظت انبیا کے
غیر نبی کو ثابت کرنا جائز نہین تحفہ اثنا عشریہ مین ہے مذہب اہلسنت نیست کہ غیر نبی را
معصوم دانند [illegible] شیطان بر انبیا ممتنع و در مرتبہ ایشان عصمت نامند و
[illegible] اولیا [illegible] محفوظ گویند اور دوسری مین ہے کے معصومیت نزدیک اہل سنت
خاصہ انبیا ہے بارہوان مسئلہ [illegible] آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا اہل کتاب
یعنی یہود و نصاری [illegible] نبوت کا انکار کرتے ہیں یہ عقیدہ طائفہ امیریہ کا ہے منار
احمدیہ کے صفحات مین بھی لکھا ہے **فائدہ** اہل اسلام کے نزدیک مبعوث ہونا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا
توریت و انجیل مین اور پہر باقی رہنا توریت و انجیل مروجہ مین جو اسوقت کے اہل کتاب کے پاس
موجود ہین باوجودیکہ [illegible] تحریف کے [illegible] ثابت ہے اور انکار و جحود علمائے نصاری و یہود کا
[illegible] کلام مجید مین موجود منکر مردود النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ
الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ الآیۃ تیرہوان مسئلہ
غیر انبیا کو حق تعالی سے کبھی کلام حقیقی بھی ہوتا ہے صراط المستقیم صفحہ ۹۵ اس کی تصریح ہے **فائدہ**
اہل سنت کے مذہب مین کلام حقیقی [illegible] ہونا خاصہ نبوت کا ہے تفسیر عزیزی وغیرہ سے ثابت ہے

ودہوان مسئلہ جناب سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام کو اپنا حال
اللہ تعالی اور نیز قبر و آخرہ مین کیا معاملہ کریگا معلوم تھا یہہ مسئلہ تقویۃ الایمان مین مذکور ہے
ئدہ اہل اسلام کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حال تفصیلی و یقینی قبر مبارک و روز
برزخ و کمالات آخرہ کا بخوبی معلوم تھا اور آپ مطمئن تھے اور یقین کہتے تھے ساتھہ حاصل ہونے
ن کمالات کی جو واسطے آپکے عطا ہو چکے مگر ظہور ونکا قیامت مین ہوگا تفصیل اس مسئلہ کی کتب
ح شفا و شرح عقائد نسفی وغیرہ مین ہے اسیطرح جملہ انبیا کو معلوم تھے پندرہوان مسئلہ
ضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنی صاحبزادی حضرت سیدہ رضی اللہ تعالی عنہا کو اللہ تعالی
ے یہان کچھہ کام نہ آئینگی پھر دوسرے کی کیا کام آئین گے یہہ مسئلہ تقویۃ الایمان مین مذکور ہے بدلیل
یث یا بنی ہاشم انقذوا انفسکم من النار الخ کے حضرت پر افترا کیا اور لکھدیا کہ حضرت نے فرمایا
ن مینبنت کام آؤنگا تمہارے اللہ کے یہان کچھہ فائدہ اہل اسلام کے نزدیک یہہ عقیدہ کہنا کہ حضرت
لی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے اہل بیت کے بھی خدا کے یہان کچھہ کام نہ آئین گے باطل ہے کیونکہ آپ شفیع مذنبین
خطاب خاص وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ہین ایک ایک اپنے امتی کے کام آئینگے چہ جائیکہ
اہلبیت کرام کے سولہوان مسئلہ شفاعت انبیاء کرام و اولیاء عظام کی درگاہ الہی مین
بالرحمۃ قرابت یا علاقہ دوستی یا حمایت یا بوجہ اوس شخص کے سند عا و عرض حاجت وغیرہ کے
یہہ شفاعت کا ہونا ممکن ہے اوسکی یہہ معنی ہین کہ حق سبحانہ خود کسی گنہگار پر بشرطیکہ ہمیشہ کا
گنہگار نہو اور گناہ پر شرمندہ ہوا ہو اوسکی شفاعت و حمایت کا خواستگار بھی ہو تو رحم کھا کر
چھوڑنا چاہیگا مگر باین لحاظ کہ گنہگار کے دل سے کہین قدر حکم کی نہ گھٹ جاے اوس گنہگار کی خطا

بسبب اوسکے نہ کرسکیگا تو بندگان مقرب وہی مرضی پاکر شفاعت کرینگے اور حق سبحانہ
ظاہر مین شفاعت کا نام کرکے بخشدیگا پس شفاعت فقط حیلہ ظاہری ہی ہو وبس یہہ سند تقویۃ الایمان
مین یعنی جو تہوڑی آخر تیر مین شفاعت کی تین صورتین نکالکر اور شفاعت محبت اور شفاعت وجاہت مین
محبوبان حق سبحانہ کی محبوبیت اور وجاہت شانیکو لئی اپنے طرف سے جو نئی قیدین ٹہراکر اونکو
فاسد پر شفاعت محبت وشفاعت وجاہت کو محال ٹہراکر تیسری صورت شفاعت بالاذن کو بہی
قیود وشروط تحقیقات کے ممکن قرار دیکر لکہا ہی کہ جس نبی ولی کی شفاعت کا قرآن وحدیث مین ذکر ہی
اوسکے بہی یہی معنی مین اور مولوی حیدر علی ٹونکی اور مولوی تقی دہلوی وغیرہ اسماعیلیہ تقویۃ الایمان
کی قیدون کو نکرسکنی وغیرہ کے درپے تصحیح وتجویز واثبات کے دربار حق سبحانہ مین اپنی رسالون مین
ہوئی ہین **فائدہ** اہل سنت کے مذہب مین اوس شفاعت کے جسکا قرآن وحدیث مین ذکر ہے
ہرگز یہہ معنی نہین ہین چہ جائیکہ انحصار ہو اسی صورت مین اسواسطے کہ تحقیق اس قسم شفاعت کی
دربار الہی مین محال ہے ہان جو کوئی معاذ اللہ ڈرنا اور جہل اور عجز واحتیاج درشان
ایزدی اور کاذب ہونا خدا تعالی کا ممکن وجائز جانتا ہو جیسے مولوی اسماعیل دہلوی اوسکے
نزدیک اس قسم کی شفاعت ممکن ہو تو ہو علاوہ بران یہہ صورت فی تحقیقہ شفاعت کی نہین
محض دہوکہ ہی اسیواسطے تقویۃ الایمان مین بہی شفاعت کا ظاہر مین نام دہرہ دیا ہو اور مذہب دری
احادیث کی جو شفاعت ثابت ہو اوسکی یہہ صورت ہی کہ جمیع اولین وآخرین گنہگار لا انبیاء سابقین کے
پاس درخواست لیجائینگے پہر آخر حضور شفیع المذنبین کے دربار مین حاضر ہونگے اور درخواست شفاعت
کی کرینگے چونکہ آپ رؤف ورحیم ومحبوب کبریا ہین چنانچہ فرمایا اللہ جل مجدہ لقد جاءکم

رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم الی
بخیال اونکی شفاعت کے اپنے پروردگار کی محبت وعنایت پر بھروسا کرکے بمقتضای عطاء
وعدہ سابق حق سبحانہ کے بمصداق ولسوف یعطیک ربک فترضی کمال اطمینان سے
انا لہا انا لہا فرماوینگے اور حق تعالے کے دربار مین جانیکا اذن جدید لیکر حق سبحانہ کو
سجدہ کرینگے ازانجاکہ آپ محبوب حق ہین اور حق تعالی کو آپکی رضامندی ہر طرح مطلوب ہے
ارشاد فرماویگا ارفع رأسک یا محمد سل تعطہ واشفع تشفع پھر مرحلہ اول
شفاعت کا ظہور ہوگا پھر بتوسل جناب شفیع المذنبین صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے آل بیت کرام
اور صحابہ عظام اور اولیاء وحفاظ بھی مرتبہ بمرتبہ اپنی قرابت دارون اور دوستون کی واسطے
اداے حق قربت ودوستی کے شفاعت کرینگے اور اہل سنت کے نزدیک یہی شفاعت بالمحبت
حق مین جانبہی تخصیص کسیکی نہین ہی جو مسلمان ہیں گنہگار ہین اور بے توبہ گذر گئے ہین مگر
خاتمہ انکا ایمان پر ہوا ہی انکی بھی شفاعت ہوگی پس وہ جو تقویۃ الایمان مین شفاعت بالاذن
مین لکھدیا ہی کہ اوس میں اوس چور کی اسلئے نہین کی کہ اوس کا قرابتی یا آشنا ہی یا اوسکی
حمایت اوسنے اوٹھائی کیونکہ وہ تو بادشاہ کا امیر ہی چور کا تھا کی جو چور کا حمایتی
بنکر اوسکی سفارش کرتا تو آپہی چور ہوجاتا فقط سو یہ بیان محض گستاخی اور اہانت جناب
شفیع الامم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور دیگر دوستان حق سبحانہ کی بے ادبی وعداوت پر مبنی ہے
چنانچہ اسی قسم کی گستاخیون اور اہانتون کے باعث صاحب تقویۃ الایمان کی تکفیر پر کتاب تحقیق الفتوی
مین مولوی فضل حق خیرآبادی نے فتوی دیا اور مولوی رشید الدین خان صاحب وغیرہ اکابر علماء دہلی نے

تحقیق الفتوی کو سمجکر ہی متخط و مواہیر کیا اور مولوی اسماعیل کی حیات مین وہ مشہور ہو گیا
**تیرہوان مسئلہ** شفاعت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یقینی نہین ہی ظنی ہی
ابھی مرتبہ شفاعت کا حضرت کو عطا نہین ہوا ہی جسکو اللہ تعالیٰ چاہیگا تیس شفاعت دیگا
تقویۃ الایمان وغیرہ سے یہہ قول ثابت ہے **فائدہ** اہل اسلام کے نزدیک عطا ہو چکنا شفاعت کا
آپکو دنیا مین ثابت ہی اور پھر مطابق وعدے کے ظاہر ہونا اوسکا وقت [illegible] آخرت کے
اور حاصل دنیا اور جدید کا روز قیامت کے بھی کتب اہل سنت مین ثابت ہی جیسے حوض کوثر
آپکو عطا ہو چکا مگر ظہور اوس کا قیامت کو ہوگا انا اعطینٰک الکوثر دعوی کی دلیل ہے ایسی ہی
شفاعت کا ہی حضرت فرماتے ہین اُعطیتُ الشفاعۃ الخ اور دوسری احادیث سے بھی
یہہ مطلب ثابت ہے لیکن ظہور اس عطا کا قیامت مین ہوگا **اٹھارہوان مسئلہ** حیات مثل حیات
دنیا کے سماع سلام و کلام و جواز استمداد مین ثابت کرنا واسطے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تمام انبیا علیہم السلام کے جائز نہین معاذ اللہ انبیاء کرام بھی مر کر مٹی مین مل جاتے ہین دیکھا
بے اصل ایک حدیث اپنی طرف سے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کرکے تقویۃ الایمان مین گھڑ دیا
ہی جسمین ہی کہ ایکدن مر کر مٹی مین ملنے والا ہون اور رسائل [illegible] مولوی عبدالحق
نے انبیا مین ایسی مثل حیات دنیوی کے انکار کیا ہی **فائدہ** اہل اسلام کے نزدیک حضور سرور عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور سب انبیاء کرام کے واسطے برزخ مین حیات جسمانی حقیقی مثل حیات
دنیوی اور سماع سلام و کلام انکی ثابت ہی اور اسپر اجماع امت کا ہی اور انبیا علیہم السلام کے
جسد مطہر کا زمین کو کھانا حرام ہے حدیث شریف مین ہی ان اللہ حرم علی الارض

تاکمل اقتصاد الانبیاء جذب القلوب و شرح سفر السعادت وغیرہ کتب مشہورہ مین یہہ بیان ثابت ہے
انیسوان مسئلہ اثبات معجزہ غیب دانی کا واسطی آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اگرچہ
بتصریح اعتقاد تعلیم حق سبحانہ کے ہونہ بالذات و بالاصالۃ کفر ہی یہہ مسئلہ تقویۃ الایمان مین غیرہ سے
ثابت ہے، فائدہ اہل اسلام کے نزدیک معجزہ غیب گوئی و غیب دانی کا واسطی آنحضرت صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کے بہ تعلیم علام الغیوب حق و ثابت ہی اور خاصہ حق سبحانہ کا غیب دانی بالذات و بالاصالۃ ہے
جسکا اثبات غیر کے لئے بلا تعلیم حق تعالی کے کفر ہے وہ بحث سے خارج ہی مدارج النبوۃ مین ہے
از جملہ معجزات باہرہ وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بودن آنست مطلع بر غیوب و خبر دادن بآنچہ
حادث خواہد شد از کائنات و علم غیب اصالۃ مخصوص ست بہ پروردگار تعالی و تقدس ہرچہ
بر زبان رسول و بعض از تابعان وی ظاہر گردیدہ است بوحی ست یا الہام اور شرح خفاجی
وغیرہ مین بھی یہہ بیان ثابت ہی پہر یہہ کہنا کہ خواہ یون سمجھی خواہ یون سمجھی ہر طرح شرک ہی گمراہی
محض ہی، بیسوان مسئلہ واسطی زیارت روضۂ مقدسۂ منورہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم اور دیگر محبوبان حق سبحانہ کے دور سے سفر کر کے جانا داخل شرک ہی نعوذ باللہ الایمان مین
دور دور سے سفر کرنیکو واسطے زیارات کے شرک مین داخل کیا اور لکھا کہ پیر و پیغمبر کی قبر
ور جہوٹ دیو پری کے تھان و چلہ اسمین سب برابر ہے خواہ یون سمجھی خواہ یون سمجھی فائدہ اہل سنت کے
نزدیک سفر مدینہ طیبہ کا واسطہ زیارت رسول مقبول شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کے باتفاق و اجماع ائمہ دین کے افضل طاعات اور اجل قربات سے ہی اور سفر کرنا واسطے
زیارات اولیاء کرام کے بھی مذہب صحیح جمہور علماء دین کے نزدیک مستحب ہے احیاء العلوم مین

مرقاۃ و عین العلم وغیرہ شرح صحیح بخاری شریف وغیرہ سے ثابت ہے **اکیسوان مسئلہ**
تعظیم تبرکات و آثار شریفہ محمدیہ علی صاحبہا التحیہ حق سبحانہ شرک ہے خواہ یون سمجھے خواہ یون سمجھے تقویۃ الایمان
وغیرہ مین یہہ مسئلہ ثابت ہے **فائدہ** اہل اسلام کے نزدیک تعظیم آثار و تبرکات سرور عالم صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم اور اونکی نائبون کے موجب برکت دنیا و دین ہے اور سلف صالحین سے منقول
اگرچہ ساتھہ دلیل قطعی کے اون تبرکات کا ثبوت نہو تا آنکہ دو موی شریف جو شاہ عبد الرحیم صاحب
دہلوی والد ماجد شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کو خواب مین عطا ہوے تہے اونکے خاندان مین اونکی
زیارت ہر سال بکمال تعظیم ہوا کرتی تہی چنانچہ انفاس العارفین وغیرہ تالیفات شاہ ولی اللہ
صاحب اور فتوی شاہ عبد العزیز صاحب وغیرہ سے ثابت ہے اور نیز آداب تعظیم مثال نعل شریف کی
اکثر دین کی کتابون مین اور مدارج النبوۃ اور فتح المتعال وغیرہ مین مروی ہے تا آنکہ
کتاب تلقی بالقبول وغیرہ رسائل مین جو باہتمام نواب معزول ٹونک کے چہپی اور مشہور ہوی ہین
اس مسئلہ کی تصریح ہے **بائیسوان مسئلہ** اثبات سماع و شعور ارواح موتی کا واسطے
سلام و کلام زائر قبر کے مخالف قرآن و اجماع کے ہے یہہ مسئلہ تفہیم المسائل مولفہ مولوی بشیر الدین
قنوجی کے بیچ صفحہ ۳۹ پر لکہا ہے **فائدہ** اہل سنت کے مذہب مین شعور ادراک و سماع ارواح کا
کلام و سلام زائر کو ثابت ہے مرقاۃ مین بہی یہہ امر مذکور ہے اور جامع البرکات مین ہے کہ منکر ادراک
و سماع ارواح موتی کا جاہل اور منکر دین ہے اور تفصیل اس مسئلہ کی شرح برزخ اور جذب القلوب
اور تفسیر عزیزی وغیرہ مین ہے **تیئیسوان مسئلہ** تصرف ثابت کرنا واسطے اولیا کرام کے
شرک ہے اگرچہ یہی سمجھے کہ اونکو یہہ طاقت خدا تعالی نے بخشی ہے بالذات و مستقل نہیں تقویۃ الایمان

مین یہہ مسئلہ جا بجا ذکور ہی از انجملہ بحث تصرف مین ہی بعض عوام الناس کہتی ہین اولیاء
وانبیاء وشہیدون کو عالم مین تصرف کرنیکی قدرت ہی سو یہہ بات غلط ہی بلکہ کسی کام مین
نہ بالفعل اونکو دخل ہے اور نہ اوسکی طاقت رکہتی ہین اور بحث نیاز مین ہی وہان اللہ کے
سوا کوئی ہی اور نہ کسی کا یہہ نام اور اگر کسی کا یہہ نام ہی تو اوسکو کسی کاروبار مین کچہہ دخل
نہین یہہ سب خیال ہی خیال ہے اس نام کا کوئی شخص وہان مالک و مختار نہین جو ان
کامون کا مختار ہی اوس کا نام اللہ ہی محمد یا علی نہین اور جن کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا
مختار نہین اور فصل پانچوین شرک فی العادۃ کے بیان مین ہی اللہ کے سوا جو اور لوگون کو
پکارتے ہین سو اپنے خیال مین عورتونکا تصور باندہتے ہین پہر کوئی حضرت بی بی کا
نام ٹہیر الیتا ہی کوئی بی بی آسیہ کوئی بی بی اوتاولی کوئی لال پری کوئی سیاہ پری
کوئی سیتلا و کالی وہان حقیقت مین نکوئی عورت ہی نہ کوئی مرد محض خیال ہے اور
شیطان کا وسواس فقط **فائدہ** اہل سنت کے نزدیک تصرف اولیاء کرام کے لئے ثابت ہے
مقام افسوس ہی کہ خود صاحب تقویۃ الایمان پہلے صراط المستقیم مین لکہہ چکے ہین نسخہ مطبوعہ
میرٹہہ کے صفحہ ۱۱۲ پر ہے اصحاب این مراتب عالیہ و ارباب این مناصب رفیعہ ماذون
مطلق در تصرف عالم مثال و شہادت میباشند الخ اور اوسی مین ہے قطبیت وغوثیت و
ابدالیت وغیرہا از عہد کرامت عہد حضرت مرتضی تا انقراض دنیا ہمہ بواسطہ ایشان ست و در
سلطنت سلاطین و امارت امراء ہمت ایشان را دخلی ہست کہ بر سیاحین عالم ملکوت مخفی نیست
الخ صفحہ ۱۱۴ صراط المستقیم مطبوعہ میرٹہہ جاے غور ہے کہ ذاتا کو اپنے خرمکنین کہیں موحد

ہین بالفرک بمصداق قول مشہور ع کہ بت شکنی گاہ مسجد زنی آتش ؛ از مذہب تو
بر و مسلمان گلہ دار د ؛ چوبیسوان مسئلہ باقی رہنا امداد و فیوضات و توجہات و تصرفات
ولیاء اللہ کا واسطے زائرین کے بعد انتقال اولیاء اللہ کے محال ہے تفہیم المسائل کے صفحہ ۲۶
مین بھی موجود ہے، فائدہ اہل اسلام کے نزدیک جسطرح ثبوت کرامات و تصرفات و امداد و
فیوضات کا حالت حیات مین واسطے اولیاء کے جائز و واقع ہے اسیطرح بعد انتقال کے بھی جائز
و واقع ہی تفسیر عزیزی سے ثابت ہے پچیسوان مسئلہ غلاف و پردہ سے قبور کا چھپانا واسطے
تکریم اہل قبور کے شرک ہی خواہ پیغمبر علیہ السلام کی قبر ہو یا کسی ولی کی پھر خواہ یون سمجھی خواہ
یون سمجھی یہہ مسئلہ تقویۃ الایمان سے ثابت ہے، فائدہ اہل اسلام کے نزدیک شرک در کنار حرام کہنا بھی
باطل ہے بلکہ محققین نے اوسکو جائز و مستحب لکھا ہی رد المحتار حاشیہ در مختار وغیرہ مین اسکی
تصریح ہی چھبیسوان مسئلہ استمداد و استغاثہ کو واسطے زائرین کے وقت زیارت نبی و ولی کے
بعض شرک بعض حرام بالاجماع بتاتے ہین چنانچہ تقویۃ الایمان وغیرہ سی شرک ہونا ثابت فائدہ
اہل سنت کے نزدیک استمداد و استغاثہ جناب سرور عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم بالاجماع جائز
و مستحب ہے اور اولیاء کرام سے بھی بموجب تحقیق محققین کے درست ہے جذب القلوب و شرح برزخ
جامع البرکات وغیرہ مین بھی اسکی تحقیق کی ہے ستائیسوان مسئلہ بقاء شرف
و فضیلت روز دوشنبہ یا ماہ ربیع الاول کا قائم ہونا بوجہ ظہور نعمت ولادت با سعادت حضرت
ختم رسالت علیہ الصلوۃ والتحیۃ کے اور مجلس ذکر مبارک مولد شریف منعقد کرنا بدعت ضلالت ہے
اور مولود شریف کی تشبیہ نصاری کے بڑی دن کے ساتھہ اور روز جنم اشٹمی ولادت کنہیا کے

ساتھ دیتا ہی اور عاملین و مجوزین عمل مولد کو لہابیہ لکھا ہے ۔۔۔ بتاتا ہی
کوئی کہتا ہی کہ سعید نہ ہب قابل اسکے ہی کہ سند اسکی تابعین تک پہونچائی جاوی کوئی
عاملین مولد کو گروہ ضلالت لکہتا ہی کوئی اس عمل کو مخترع ضالین کہتا ہی اور لکھتا ہی کہ
اسمین تغیر دنیا دین محمد کا ہی کوئی مولد خوانی کی ہنود کی کتھا کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے
**فائدہ** اکابر اہل سنت نے تصریح استحسان مجلس ذکر مولد شریف کی عموما اور بقا شرف وبرکت
ولادت باسعادت کی ایام ربیع الاول شریف مین خصوصا یادی ہے چنانچہ اقوال ملا علی قاری
و شیخ عبدالحق محدث دہلوی و محمد طاہر صاحب مجمع البحار و امام جزری صاحب حصن حصین اور ابن حجر مکی
اور ابن حجر عسقلانی اور امام سخاوی و علامہ ابوالطیب مالکی و حافظ ابو شامہ و برہان الدین حلبی
و شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالرحیم صاحبان وغیرہم سے بخوبی ثابت ہی اور کیفیت اسکی بخوبی مشتہر
ہو چکی ہے حاجت تفصیل نہین ہے **فائدہ جلیلہ** ہما عیانیہ فاتحہ و نیاز کرو اور سبیل لگانیکو
بنام قرۃ العین جناب رسول الثقلین حضرت سید الشہدا امام حسین علیہ السلام و دیگر شہدا ر
کربلا معلی کی کہ ایام محرم شریف مین مروج کافۂ اہل اسلام ہے اور فاتحہ گیارہوین شریف کو
بنام جناب حضرت ثقلین محبوب سبحانی رضی اللہ تعالی عنہ کے جو منقول از اولیاء کرام ہے
مطلقا ہر طرح موجب ضلالت بتاتی ہین چنانچہ مولوی امیر احمد کے فتوی مندرجہ ہدایۃ البدعین
دعوی سے کہ ... ہی ... کے ساتھ اور وراس اسکے بہی مانند مذمت مجلس مولد شریف کے ثابت ہے
قطع نظر اسکے کہ حکم مولوی امیر احمد کا بموجب اقوال علماء اہل سنت کے دربارہ مذمت مولد شریف
اور اثبات ضلالت و ممانعت فاتحہ نیاز حضرت امام حسین اور فاتحہ گیارہوین کے جو عموما در مطلق

کیا [illegible] ہی اتہام باطل محض ہے اس رسالہ مختصرہ مین اسکی ردکے
واسطے قول مولوی خرم علی [illegible] اسمٰعیلیہ کا وہ جو نصیحۃ المسلمین مین ہی جسکی تعریف
ہدایۃ المبتدعین مین بھی لکھی ہے واسطے الزام کے کافی ہی کہ نصیحۃ المسلمین کے صفحہ ۲ پر
لکھتے ہین قسم دوسری جیسے حاضری حضرت عباس کی صحنک حضرت فاطمہ کی گیارہوین
عبدالقادر جیلانی کی مالیدہ شاہ مدار کا سہمنی بوعلی قلندر کی توشہ شاہ عبدالحق کا کرنا
اس نیت سے کہ یا حضرت تم ہمارا کام کردو تو حرام ہے اور نہایت بدہی اور عین شرک ہے
چنانچہ اوسکا حال خوب بیان ہوچکا ہی اور اگر منت نہین ہے صرف اونکی روح کو ثواب
پہونچانا منظور ہی تو درست ہے **اٹھائیسوان مسئلہ** نماز تراویح پڑہنا برا ہی یہہ مسئلہ
مجموعہ کتاب اعتصام السنۃ یعنی کو رہی جو مطلع نور کانپور مین بسعی اکابر اسمٰعیلیہ چہپا ہے اور
حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے جو مروی نعمت البدعۃ ہذہ
اوسکے معنی صفحہ اٹھائیس پر یون لکھے ہین بری بدعت ہی تراویح روایت کیا اسکو بخاری نے
فقط چونکہ ضلالت وجہالت اوس اسمٰعیلی کی بیان سے ہر شخص پر ظاہر ہوگئی تب اور اسمٰعیلیہ نے
یہہ مذہب اختیار کیا کہ تراویح سنت نہین پڑہی تو بہتر ورنہ مقتدا کے ہو نہین ہے مستحب ہے
نفل صرف آٹھ ہی رکعت ہین بیس رکعت پڑہنی مین مخالفت آنحضرت کی لازم ہے یہہ مسئلہ
بھی رسائل وہابیہ سے ثابت ہے **فائدہ** حسب تحقیق محققین اہل سنت کے تراویح سنت
موکدہ ہین اور وہ بیس رکعت ہین اور یہی مذہب جمہور علما کا ہے در مختار وغیرہ کتب
فقہ و حدیث سے ثابت ہی **اونتیسوان مسئلہ** مدار شرک کا اعتقاد الوہیت غیر حق سبحانہ پر

نہین ہے بلکہ باوجود اقرار کلمۂ توحید کے بھی جو کوئی براہ تعظیم اولیا
اونکی قبر و تبرک کو سجدہ کرے یا طواف کرے یا بوسہ دیوے یا ہاتھ باندہ کر کھڑا ہووے
وہ بھی مشرک ہی اگرچہ فاعل ان افعال کا نبی کی الوہیت کا اور تعظیم ذاتی کا قائل نہو
بلکہ اون کو صرف نبی ولی کہتا جانتا ہو اور اونکی تعظیم کو موجب خوشنودی حق
سبحانہ کا مانتا ہو یہہ عقیدہ تقویۃ الایمان کے مواضع متعددہ سے ثابت ہی **فائدہ**
اہل اسلام کے نزدیک شرعاً مشرک وہ ہی جو تعدد خدا تعالی کا قائل ہو اور کلمہ توحید
یا اعتقاد حقیقت وحدانیت اللہ تعالی کا منکر ہو جیسا کہ کتب عقائد سے ثابت ہی اور
افعال مذکورہ مین جو بڑا فعل سجدہ ہے وہ بھی علی الاطلاق شرک نہین خود مولوی
اسحق دہلوی مأتہ المسائل مین لکھتے ہین کہ سجدہ قبر بہ نیت تعظیم حرام اور بہ نیت عبادت
شرک ہی جب سجدہ کا یہہ حال ہے تو بوسہ قبر وغیرہ امور جن کا نہی کراہت ہی علی الاطلاق
شرک ٹہیرانا صریح البطلان ہے اور ہاتھ باندھکر کھڑا ہونا جناب سرور عالم صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کی قبر مبارک کے سامنی مستحب ہی فتاوی عالمگیری وجذب القلوب وغیرہ مین تصریح
اسکی موجود ہے پس شرک کہنا مردود ہے **تیسوان مسئلہ** جو امر سواے سنت رسول
علیہ السلام ہے وہ بدعت ہے اور ہر بدعت سے اصل ایمان مین خلل آجاتا ہی مثل شرک کے
یہہ مسئلہ شروع تقویۃ الایمان مین موجود ہی **فائدہ** اہل اسلام کے نزدیک اتباع
سنت رسول مقبول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا بھی لازم ہے اور علاوہ اونکے اقوال و
افعال اہل بیت اطہار و خلفاء کرام و صحابۂ عظام کا بھی اتباع لازم ہے اگرچہ وہ امر

امر خاص سنت ر[illegible] ت نہو اسطرح جو امر کہ فقہاء کرام اور اولیاء عظام نے
مستحسن جانا ہو اگرچہ سنت آنحضرت صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نہو وہ بہی موجب ثواب و برکت ہے
پس بدعت ضلالت وہ ہی جو اصول شریعت سے خارج ہو اور مزاحم و مخالف سنت کے ہو
کیمیاء سعادت وغیرہ کتب مشہورہ اہل سنت مین اسکی تصریح ہی خلاصہ یہہ کہ جن معنی کے
روسے ہر بدعت بُری ہی یعنی مغائر و مخالف سنت آنحضرت کے اوس معنی کے روسے
خلفاء و اہل بیت و صحابہ فقہاء و اولیاء کے مستحسنات کو بدعت کہنا درست نہین اور
جس معنی کر اونکے مستحسنات کو بدعت کہہ سکتے ہین یعنی علاوہ سنت خاص آنحضرت
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے سو اس معنی کر ہر بدعت بُری نہین ہے اسیواسطے حضرت عمر
رضی اللہ تعالی عنہ نے اہتمام و التزام جماعت تراویح کی تعریف مین نِعْمَتِ البِدْعَۃُ ہٰذِہٖ
فرمایا اور ایسا ہی اور صحابہ کرام اور ائمہ دین سے بھی ثابت ہی پس مجرد کسی امر کے
مسنون نہونے سی باوجود نقل کے اکابر دین سے اسکو کفر یا حرام ٹہیرانا اور اوسکے
عاملین کو گمراہ اور مبتدع اور بدمذہب کہنا بھی گمراہی ہے چہ جائی آنکہ خارج از اسلام
اور خلل انداز اصل ایمان ٹہیرانا بالجملہ اسماعیلیہ کے عقیدہ کے روسی تمام ائمہ دین اور
اکابر کاملین بدعتی اور مشرک ٹہیرتے ہین یہی دلیل ہے وہابیہ اسماعیلیہ کے گمراہی اور
بیدینی کی اور اپنی حماقت سے اسقدر نہین سمجھتے کہ جب عامہ مسلمانان الحقین حرمین
شریفین اور دیگر بلاد مسلمین کے بسبب اتباع سلف صالحین کے اور سلف سابقین بسبب
استحسان اون مستحسنات و بدعات حسنہ کی معاذ اللہ تعالی گمراہ اور بدمذہب اور مشرک

اور بے ایمان ٹھیرے پھر شیخ عبدالوہاب نجدی اور مولوی اسمٰعیل دہلوی اور انکے
اتباع کے دین کا سلسلہ کیونکر ثابت رہ سکتا ہے اصل بات یہی ہے کہ وہابیہ دینداری کے
پردہ مین دین کی جڑ کھودنا چاہتے اور انبیاء و اولیاء کی شان مین گستاخی سے پیش
آتے ہین اور اپنے دین اور سب مسلمین کو گمراہ ٹھیراتے ہین اللہ تعالی سب مسلمانوں کو
اونکی گستاخیوں سے محفوظ رکھے آمین فقط

## تقریظ رسالہ جناب چودھری محمد سعید الدین حسین صاحب دام حشمتہ

الحمد للہ العلی الشان المتعالی عن الجہة والمکان القدوس المستحیل علیہ ان یکون علی صورة
الانسان المنزہ من ان یتصف بما اتہمہ من الکذب وسائر وجوہ النقصان ہو الذی
قد انزل السبع قراءات متواترات کتابہ المجید الذی من اتبع محکماتہ التی ہن ام القرآن
وفوض علم المتشابہات الیہ تعالی فہو کامل الایمان ومن خاض فی متشابہاتہ واعرض
عن المحکمات فصار وقع فی الزیغ والطغیان فطوبی لمن سلک فی طریق تحقیقہ بنور العلم
والعرفان وویل لمن فسرہ برایہ بغیر علم فلیتبوأ مقعدہ من النار والصلوة والسلام
علی انبیائہ الذین قد اختصوا بالعصمة الفطریة والوحی الباطنی والمکالمة التحقیقیة وغیر
ذلک من الصفات التی لا یتصف بہا غیرہم من الانس والجان الذین ہم احیاء فی قبورہم
کالحیاة الدنیویة بالجسد والروح فوق حیاة الشہداء اذ لیس موتہم الا انتقالا من مکان
الی مکان خصوصا علی حبیبہ الملقب برحمة للعالمین شفیع المذنبین بالثقلین افضل الخلائق
اجمعین الذی ہو رسول آخر الزمان الذی ختم اللہ بہ النبوة فلا یمکن بعدہ نبی فضلا ان

لما لاية مثل ارسلان الكبير للذي صفة نبوة كما رسم في ليث الاسرائيليات مع انهم حرفوها
بالزيادة والنقصان والحرافهم عن ذلك وان استيقنت بها انفسهم فقد كان من العناد
لمحمد الا ان اظهره الله على غيبه فاخبر بما يعلمه مما يكون الى يوم القيمة او كان واعطاه الكوثر
والشفاعة ووعد له ارضاه وبعثه المقام المحمود والى ما هو ارفع بجميع مقامات الجنان فبشرى
لمن آمن به وصدقه مما جاء به واتبعه واحبه محبة تزيد على محبة النفس وسائر الخلائق وويل
لمن استخف واهان بشانه او شان احد من الانبياء فقد كفر وصار مبغوض الرب الديان
وعلى آله واصحابه واولياء امته الذين شرفهم الله تعالى بكرامات وتصرفات في العالم بعظيم
والامتنان وعلى علماء شريعته الذين بذلوا جهدهم في احكام الدين وترويج احكام الايمان
في سائر البلدان فما زاده حسنا فهو عند الله حسن كما هو محقق عند اهل الحق والايقان
اما بعد فيقول العبد الضعيف المسكين سديد الدين ختم الله تعالى له بالصدق واليقين لا يخفى
على اهل العلم والتقى ان الفرقة الوهابية التي اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم
هم المشركون قد تصدوا لاشاعة مذهبهم سرا وجهارا وصنفوا ودونوا في عقائدهم الفاسدة
ومسائلهم الكاسدة كتبا واسفارا ضلوا واضلوا بها العوام كالانعام فوجب زجرهم
واظهار مكائدهم ليتنبه النور عن الظلام فلما رد علماؤنا الذين ايدوا الدين بابطال وساوسهم
القبيحة وسعوا في اعانة المذهب الحق والمسائل الصحيحة فما وجدوا منهم قولا وفعلا يخالف الجمهور الا رفضوه
والبطلوه والفوا رسائل في تائيد قول الحق واثبوه مصدرا منهم من تكرر مسائلهم الباطلة و
يحرف عند من لا العلم حقيقة الحال ولا يعرف فاراد من هو موصوف بالمحاسن الجليلة والاخلاق

١٩٩٧٩

الحسنة والخصال الجميلة المويّد بحمایة الدین القویم والتجنب عن المذهب الباطل السقیم هو

فخر آبائه والاجداد واکرم اقرانه بالصلاح والسداد اعظم خلانی واخلص اخوانی الرئیس

ابن الرئیس محب العلما عمدة الامرا عاشق رسول الثقلین محمد سعید الدین حسین صانه الله تعالی

عن الفقر والتشین ان ینشر فسره اسما کسمش الآفاق لکی لا یتطرق احد منهم لاخفاء

مذهبه من النفاق والشقاق فجمع عمدہ مسایل من مذہبهم بحوالة کتبهم فی ہذا الکتاب الا انه

قد اجاد فی تالیفه واصاب فی ذکر مسائل الوہابیة اهل الشناعة واشار فی بیانها بحجاز لفقهم

لاہل السنة والجماعة فهو مطالب جزیلة وفوائد الکتب الطویلة اللهم اجره فی الدارین جزاءً

یکون له مسئولا وانفع بهذا الکتاب المسلمین واجعله مقبولا ونور قلوبنا یا ربنا ایمانا وعرفانا

واحفظنا من الذین اتبعوا الفتنة وخسروا خسرانا۔

**تمت**

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب مسمی بہ **مسائل وہابیان گستاخ** بتاریخ ۲۴۔ ماہ

ذیقعدہ ۱۲۹۶ ہجری مطبع افضل المطابع بدایون واقع کھیڑہ بزرگ میں باہتمام سے

مولوی محمد افضل علے کے طبع ہوئی فقط